خطبات پر نقد: اقبال اکادمی فکری انتشار کا شکار ہو گئی

خطبات اقبال پر سید سلیمان ندویؒ کے نقد نے اقبال اکادمی سے وابستہ تمام دانش وروں اور محققین کو ایک ایسے انتشار میں مبتلا کر دیا ہے جسے دیکھ کر حیرت بھی ہوتی ہے، تعجب بھی اور تاسف بھی سہیل عمر فرماتے ہیں کہ اقبال عربی نہیں جانتے تھے۔ خرم علی شفیق کا اصرار ہے کہ وہ عربی جانتے تھے۔ سہیل عمر فرماتے ہیں کہ نقد سلیمان ندوی اور میرے خیالات میں توارد ہے۔ اب سہیل عمر فرماتے ہیں کہ یہ امالی مرتب امالی کا اختراع ہیں ڈاکٹر وحید عشرت کا دعویٰ ہے کہ ”امالی غلام محمد“ دراصل امالی احمد جاوید ہیں۔ سہیل عمر فرماتے ہیں کہ یہ امالی کسی بیمار ذہن، شر پسند کی تخلیق ہیں۔ خضر یاسین اس ذہن کو تلاش کرتے ہوئے برہان احمد فاروقی تک پہنچ جاتے ہیں۔ ”خطبات پر تنقید کے محتویات کا ایک معتد بہ حصہ لفظاً یا معناً غلام محمد کے امالی میں آ گیا ہے۔[۸۳] گویا یہ بیمار اور شر پسند ذہن سہیل عمر کے استاد برہان احمد فاروقی کا ہے تو تنقید برہان احمد فاروقی پر لکھی جائے جن کے امالی پر سہیل عمر نے ایم فل کی سند حاصل کی۔ یہ عجیب رویہ ہے کہ برہان احمد فاروقی کے امالی پر سہیل عمر کو سرکاری انعامات و اعزازات دیئے جائیں لیکن سلیمانؒ ندوی کا نقد ہو تو الزام، اتہام و دشنام، توہین، تذلیل، تضحیک، تمسخر، طنز، استہزاء کا ترکش خالی کر دیا جائے۔ رفیع الدین ہاشمی لکھتے ہیں کہ خطبات پر سلیمان ندوی کے بیشتر اعتراضات درست ہیں۔ احمد جاوید فرماتے ہیں کہ سلیمان ندوی کا نقد صحیح اور برمحل ہے لیکن اسلوب ٹھیک نہیں۔ سہیل عمر سلیمان ندویؒ کا تمام نقد اور تمام اعتراضات غلط قرار دیتے ہیں۔ سہیل عمر کو امالی غلام محمد کے ہر جملے ہر سطر پر اچنبھا ہے۔ خصر یاسین لکھتے ہیں کہ امالی غلام محمد میں پیش کردہ اعتراضات اقبال کا سنجیدہ مطالعہ رکھنے والے اہل علم کے لئے کوئی اچھنبے کی چیز نہیں[۸۸] اگر اچنبھا نہیں تو سہیل عمر صحرائی بگولے کی طرح ساحل کی ہر سطر کا تعاقب کیوں کرنا چاہتے ہیں انہیں تو لالہ صحراء کی طرح مسکرانا چاہیے کہ اقبال کے خطبات میں مضمر کفر و الحاد اور مغرب سے مرعوبیت کا جو پردہ انہوں نے ڈرتے ڈرتے ”خطبات نئے تناظر“ میں چاک کیا تھا اس کی سند اب انہیں ”استاذ کل“ سے مل رہی ہے۔ خرم علی شفیق جمہوریت کی حمایت کرتے ہیں[۳۱]۔ خضر یاسین لکھتے ہیں کہ جمہوریت مغربی طرز معاشرت کی نمائندہ سوچ کا اظہار ہے اور اسلام میں اس مفہوم کی کوئی شے وجود نہیں رکھتی[۹۴]۔ خرم شفیق لکھتے ہیں کہ اقبال مغرب کے فیمن ازم سے متاثر نہیں تھے[۲۹] اقبال کا ہر خیال دوسرے خیال سے پیوست ہے اس نے کبھی شمال سے جنوب رخ نہیں موڑا، اقبال کبھی نہیں بدلا۔ دوسری جانب احمد جاوید فرماتے ہیں ”اقبال کے کسی متروک موقف پر انھیں Feminist کہنا خلاف دیانت ہے اگر یہ بات درست ہے تو خطبات کو متروکات میں کیوں نہ سمجھا جائے اور اقبال کے متروکات کی فہرست کیوں نہ مرتب کی جائے کیوں کہ اقبال بدلتا رہا۔

جاوید غامدی: ارتقاء امریکہ سہیل عمر: عربی دانی

اقبال کے انکار سنت کی نئی توجیہہ

اقبال طالبِ علمِ دین یا عالمِ دین

اقبالیین کے خطبات پر متضاد موٴقف

Main